سوال

(122)مسجد میں ''حاضرات''کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید موحد اہل حدیث ہے، عمر رسیدہ ، بڑے بڑے علماء کا صحبت یافتہ ہے اور مسجد اہل حدیث میں امامت بھی کرتا ہے، لیکن یہ پیشہ اختیار کررکھا ہے کہ مسجد میں '' حاضرات ،، کرتا ہے ۔ یعنی : ایک بچہ کو غسل کراکر معطر کرتا ہے، پھر آیۃ الکرسی اور سورۂ یٰسین پڑھتا ہے ۔بچہ کو بٹھا کر اس کے ہاتھ میں نقش دیتا ہے ۔بچہ سے کہا جاتا ہے کہ : جنون کے بادشاہ کو بلاؤ ۔ چنانچہ جنون کا بادشاہ آتا ہے اور بچہ اس سے کچھ سوالات دریافت کرتا ہے ۔ اسی حاضرات سے چوری بتاتا ہے، کسی کو سارق قرار دیتا ہے ، اسی ذیل میں دفائن وگزشتہ باتیں بتاتا ہے ۔ تعویذ، گنڈے ، فلیتے وغیرہ بھی کرتا ہے ۔ حاضرات کی فیس لیتا ہے ،ایک روپیہ تو خود لیا ہے چار آنہ مسجد میں دیتا ہے پانچ پسہ بچہ کو دیتا ہے ۔ کیا ایسے افعال موحدین اہل حدیث کو نزدیک جائز ہے ؟ کیا یہ پسہ مصارف مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے ؟ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے ؟ بکر کہتا ہے کہ یہ افعال شرک ہیں !اس لیے جواب قرآن وحدیث سے ہونا چاہیے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاضرات کا یہ عمل جس کو زید چوری بتانے اور چور کا پتہ لگانے ، وفائن اور گزشتہ باتیں یا آئندہ واقعات بتانے کے لیے اختیار کرتا ہے، قرآن وحدیث کی رو سے قطعاً ناجائز ہے ۔ زید اس عمل کی وجہ سے عاصی اور گنہگار مخالف قرآن وحدیث اور مستحق تادیب وتعزیر ہے ۔

(1) اس لیے کہ یہ طریق کار از قسم کہانت ہے، جو نام ہے آئندہ ہونے والے واقعات کے بتانے ، اور امور عیبیہ کا پتہ لگانے ، اور ان کی خبر دینے سے

تعرض کرنے کا ، اور دعائے غیب دانی کا ۔ اور کہانت سے آں حضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی لکھتے ہیں : ''إن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الكهانة، وهی الإخبار عن الجن أشد النهی ، وبرئ ممن أتی كاهنا ،، (حجة اللہ البالغة) ، وقال الشيخ الدهلوی (فی اللمعات) نقلا عن اللسان (3/362)والنهاية (4/214) : والكاهن : الذی يتعاطی الخبر عن الكائنات فی مستقبل الزمان ، ويدعی معرفة الإسرار ، فمنهم من له تابع من الجن يلقی إليه الاخبار ، ومنهم من يعرف الأمور بمقدمات وأسباب ، يستدل بها علی مواقعها ، من كلام أو فعل أوحال ، ويخص باسما العراف ن وهو الذی يتعاطی معرفة مكان المسروق ومكان الضالة ونحوها ، وحديث من أتی كاهنا ، يشمل الكاهن والعراف والمنجم ، قال : وينبغی للمحتسب منعهم وتاديبهم وأن يؤدب الآخذوا المعطی ،، (حاشیہ ابوداؤد : 545/2).

(2) اور اس لیے کہ زید اس عمل میں بچہ کے ہاتھ پر نقش وخطوط کھینچتا ہے جواز

قسم رمل ہے اور آنحضرت ﷺ نے رمل سے منع فرمایا ہے ارشاد ہے : ''والعیافۃ والطیری والطرق من الجبت ، الطرق : الزجر ، والعیافۃ : الخط ،، (ابوداؤد 4/229)

(3) اور اس لیے کہ زید جنوں کے بادشاہ (شیطان) سے مغیبات ودفائن وسرقہ

وغیرہ کا پتہ وحال پوچھتا ہے کہ اس شیطان کوامور غیبیہ کا علم ہے ، حالانکہ امور غیبیہ کا علم بجز اللہ تعالیٰ کے کسی بشر اور جن وغیرہ کو نہیں ہے ، اگر بذریعہ استراق بعض امور جزئیہ کا علم اس کو ہو بھی ، تو ہم کو اس پر اعتماد کرنے سے سخت منع کر دیا گیا ہے ارشاد ہے : ''لا یعلم الغیب الا اللہ ،، .

(4) اور اس لیے کہ یہ صورت عمل حوائج ودفع مضرات میں شیطان وجن سے استمداد واستعانت کی ہے ، جو شرک ہے

(5) اور اس لیے کہ یہ صورت علم فرقہ یمسن (ضالہ ، مضلہ ، مرتدہ ، واجب القتل) کے فن سے مشابہ ہے جس کا موضوع مغیبات سے بحث اور ان کا ادراک ہے ، اور جس کا غرض وغائت حوائج ودفع مضرات میں ، شیاطین وجنات سے استمداد واستعانت ہے ۔ تفصیل (دلیل الطالب ص : 775) میں ملاحظہ ہو ۔

(6) اور اس لیے کہ یہ عرافت (خاص طریقے پر مسروقہ اشیاء اور گم شدہ جانور کا

پتہ اور اس کی جگہ معلوم کرنی ہے ۔ اور عرافت ممنوع) ہے ۔

(7) اور اس لیے کہ چوری وغیرہ کا اس طرح پتہ لگانے اور اس ، اور اس پر اعتماد

کر کے کسی پر سارق کا حکم لگانے کی اجازت نہ آں حضرت ﷺ نے دی ہے اور نہ صحابہ وتابعین سے یہ ثابت ومنقول ہے ۔ بنا بریں بدعت ومردود ہے اور اس کا مرتکب بتدع ، ضال ومضل ہے ۔

علامہ نواب صدیق حسن قنوجی فرماتے ہیں : ''علمے وعملے کہ شریعت حقہ برجوازش دال نہ باشد ، غیر مشکوۃ نبوتِ محمد بودو بعید اللیتا واللتی یکے از اصناف غیوب قرارداده آید وایں نوع غیب شناسی ، دیکے از اقسام کہانت یا شعبدہ یا سحر باشد ، شک نیست کہ فاعل آن وقائل بداں یکے از مشرکان ، وبر گردندگاں از دینِ اسلام است وحکم کہانت وسحر وطلسمات وشعوذت وآنچہ بداں می ماند ورکتب دین بمواضع خود مبین است حاجت ذکر ادلہ از کتاب وسنت مطہرہ دریں جانیست ، پس ہیچ شک درآں نتواں کرو کہ صاحب این اعمال کفرِ صرف ، ورِدّت محض است ، وللہ در العلامۃ ابن خلدون ، حیث ختم کلامہ المبسوط علی ہذا الأعمال بہذا الکلام الجامع ، وہو قولہ : ولا سبیل إلی معرفۃ ذلک من ہذا الأعمال ، بل البشر محجوبون عنہ ، وقد استأثر اللہ تعالی بعلمہ ، واللہ أعلم وأنتم لا تعلمون انتہی ،، (دلیل الطالب : 792)

(8) اور اس لیے کہ زید اس طرح غیب دانی وغیب بینی کی کوشش کرتا ہے اور

تمام طریقے غیب دانی کے اور جمیع انواع غیب بینی کے ضلالت ہیں ۔ نواب ممدوح تحریر فرماتے ہیں : '' وعلی الجملۃ ہرچہ باشد نبوت کہ افضل طرق مدارک حق است ہمہ انواع غیب دانی وغیب بینی ضلالت بحث است خواہ بمعانات اسباب اور ضاع فلکیہ باشد یا ارضیہ وخواہ بواسطہ عزائم واسماء بود یا بغیر آں واز شریعت مطہرہ بضرورت نقل وشہادت عقل ثابت است کہ علم غیب ازاں اشیاء کہ او تعالیٰ مستاثر بدانستن اوست احدے راادعائے آں نمیر سد واگر یکے دعوی کند خلافت حق کردہ باشد وآنچہ از مغیبات بیان سازو ہرچند مطابق واقع شوددر خور قبول نیست وہیچ مدرک ازین مدارک خالی ازمضادت شریعت حقہ نباشد ولہذا شریعت محمدی بابطال آں ہمہ وارد گشتہ واعتقاد وغیب دانی بینی راازموجبات کفر وکافری واز انواع مشرک وشرکے کہ مخالف توحید الہی وتصدیق رسالت پناہی است گردانیدہ اند ۔ ابن خلدون گفتہ معارف وخوارق انبیاءِ علیہم السلام واخبار الیشان بکائنات مغیبہ بتعلیم الہی است بشر را سبیلے بمعرفت آں نیست مگر بوساطت ایشاں وایں معارف انبیاء عین حق است واما کہانت پس وحی شیطانی ست ،، (دلیل الطالب : 70) .

(9) اور اس لیے کہ زید قرآنی آیات اور سورتوں کو بے محل استعمال کر کے اس کی توہین کرتا ہے ۔ قرآن کریم ان اعمال کے لیے نہیں نازل ہوا ہے ، پس زید کو اپنے اس غیر شرعی عمل

سے جلد باز آنا چاہیے ۔ جولوگ زید کے پاس

اس مطلب کےلیے جاتے ہیں اور عمل حاضرات کودرست سمجھ کراس پراعتماد کرتے ہیں سخت گنہگار ہیں ۔ ارشاد ہے : ''من أتى كاهنا فصدقه بما يقول، فقد برئ بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم ،، (ابوداؤد : کتاب الطب، باب فی الکاہن 226/4 وغیرہ) اس طرح سے حاصل شدہ پسوں کا مسجد کے مصارف میں خرچ کرنا ناجائز ہے کیونکہ وہ مال حرام ہے '' ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ ووسلم عن حلوانہ الکاہن ،، (ترمذی : کتاب الطب، باب ماجاء فی اجرا کاہن (2071) 4/351، وبحاری کتاب الطلاق باب مہر البغی والنکاح 6/ 188) وغیرہ) اورمال حرام وغیرہ طیب کا مسجد میں صرف کرنا ممنوع وناجائز ہے ۔ ارشاد ہے : ''إن الله طيب لا يقبل إلا الطيب ،، (صحیحین : بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الصدقۃ من کسب طیب- ومسلم، کتاب الزکوۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب (1015) 2/207) اورایسے شخص کوامامت سے قدرت ہوتو معزول کردینا چاہیے ارشاد ہے : '' اجعلوا أئمتكم خياركم ،، وہ شخص معلون ہے جس کی امامت کوبوجہ اس کے امر مذموم عندالشرع کے مرتکب ہونے کے لوگ ناپسند کریں ۔ ،، (ترمذی : کتاب لصلاۃ باب، باب ماجاء فی من ام قوما وہم لہ کارھون (5346) 2 1. وغیرہ) فلیتہ، گنڈے بنانا مکروہ ہے ۔ گرہوں پرکچھ پڑھ کر پھونکنا ۔ ''من شر النفاثات فی العقد ،، میں داخل ہے ۔ افسوس ہے کہ جن افات سے اہل حدیث پر ہیز کرتے تھے اورجو بدعتیوں کا شعار سمجھی جاتی تھیں ۔ اب اہل حدیث عوام ہی نہیں بلکہ ہمارے بعض علماء نے بھی بغیر کسی جھجک کے ان کواختیار کرنا شروع کردیا ہے ۔ یہی نہیں بلکہ ذریعہ معاش بنالیا ہے ۔ (محدث دہلی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 220

محدث فتویٰ